www.KitaboSunnat.com

دار الإفتاء

شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی
جامعہ لاہور الاسلامیہ (رحمانیہ)

☆ نماز کے حوالے سے چند اہم سوالات
☆ مسجد کی دکان کا کرایہ لیا جائے یا نہیں ؟
☆ حجام کی کمائی، حلال ہے یا حرام ؟
☆ خائن اور فریب کار کو امام بنانا جائز نہیں !!
☆ حالتِ حمل میں بیک وقت تین طلاق کا حکم ؟

احکام و مسائل کا زندگی سے گہرا تعلق ہے، بالخصوص ان باعمل مسلمانوں کے لیے ان کی بڑی اہمیت ہے جو حلال وحرام اور جائز و ناجائز میں تفریق کرتے ہیں اور حلال و جائز امور کو اختیار اور حرام و ناجائز سے اجتناب کرتے ہیں۔
احکام و مسائل کی اسی اہمیت و افادیت کے پیش نظر ہم "محدث" میں سوال و جواب کا سلسلہ کافی عرصہ کے تعطل کے بعد دوبارہ شروع کر رہے ہیں۔ قارئین کرام اپنے سوالات "دار الافتاء" کے نام پر ہمیں ارسال فرما سکتے ہیں۔ ان کے جوابات قرآن و حدیث کی روشنی میں دیے اور شائع کیے جائیں گے۔ ان شاء اللہ!
جواب دینے کی ذمے داری ہماری درخواست پر جماعت کے معروف عالم و مفتی مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ نے جو مجلس التحقیق الاسلامی سے منسلک جامعہ لاہور الاسلامیہ (رحمانیہ) میں شیخ الحدیث کے منصب پر خدمات انجام دے رہے ہیں، قبول فرمائی ہے۔ اہم، دقیق اور اجتماعی نوعیت کے سوالات کو مجلس ہذا کے زیر اہتمام علماء کی کونسل میں پیش کیا جائے گا...... اسی طرح عرب ممالک کی فتاویٰ کونسل کے اہم منتخب فتاویٰ بھی ترجمہ کر کے شائع کئے جاتے رہیں گے۔ موجودہ شمارے سے اس مبارک سلسلے کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ دیگر اہل علم و فتویٰ بھی اپنے فتاویٰ اور علمی تحقیق و آراء ارسال فرما سکتے ہیں۔ (ادارہ)

☆ کیا فرماتے ہیں علماء کرام قرآن و سنت کی روشنی میں ان مسائل کی بابت :

(۱) اگر نماز عشاء کے ساتھ ہی وتر پڑھ لئے جائیں تو آخر رات نفل پڑھنے کا کیا طریق کار ہے ؟ کیا ایک رکعت پڑھ کر سجدہ کرے یا نوافل ادا کرے ؟

(۲) ایک اذان کا جواب دینے کی صورت میں دوسری طرف سے اذانیں ہو رہی ہوں، کیا ان کا بھی جواب دینا چاہیے یا ایک ہی اذان کا جواب کافی ہے ؟

(۳) کیا ﴿إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ﴾ کے جواب میں "اللهم حاسبني

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسابا یسیرا" کا ثبوت ہے؟ اور اگر ہے تو صرف امام جواب دے یا مقتدی بھی جواب دیں؟

(۴) نمازی کے آگے سترہ نہ ہونے کی صورت میں چار پانچ صفیں چھوڑ کر گزرنا جائز ہے؟ آیا اس کی دلیل میں کوئی حدیث ہے؟

(۵) کیا سلام پھیرنے والے تشہد میں پاؤں نکال کر بیٹھنا صرف چار رکعت والی نماز میں ضروری ہے یا دو رکعت میں بھی یہی طریقہ ہے؟ اور کیا ہر بڑے تشہد میں پاؤں نکال کر بیٹھنا سنت ہے؟

(۶) کیا صبح کی نماز قضاء پڑھنے کی صورت میں سنتیں بھی ساتھ پڑھی جائیں گی یا صرف فرض پڑھنا ہوں گے اور اسی طرح مغرب کی نماز قضاء پڑیں گے تو سنتیں بھی ساتھ پڑھیں گے؟

الجواب بعون الوهاب: (۱) اس بارے میں اکثر اہل علم کا مسلک یہ ہے کہ آدمی جتنے نوافل وغیرہ پڑھنے چاہے پڑھ سکتا ہے نقضِ وتر کی ضرورت نہیں۔ اس موقف کی بنیاد نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: لا وتران فی لیلة یعنی ایک رات میں دو دفعہ وتر نہ پڑھے جائیں۔ روایتِ ہذا حسن درجہ کی ہے جس کو امام احمد، ترمذی، ابوداؤد اور نسائی رحمہم اللہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے...... بعض اہل علم نقض وتر کے قائل ہیں کہ وتر کے ساتھ ایک رکعت ملا کر اسے جفت بنا لیا جائے بعد ازاں جتنی نماز پڑھنا چاہے پڑھ لے آخر میں پھر وتر پڑھ لے لیکن سجود کی ضرورت نہیں...... پہلا مسلک راجح ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے کئی روایتوں سے ثابت ہے کہ آپ نے وِتر کے بعد نماز پڑھی ہے۔ علامہ مبارکپوری شرح ترمذی میں فرماتے ہیں: "میرے نزدیک مختار بات یہ ہے کہ پہلے پڑھے ہوئے وتر کو توڑا نہ جائے کیونکہ مجھے مرفوع کوئی صحیح روایت نہیں مل سکی جس میں نقضِ وتر کا ثبوت ملتا ہو۔ امام ترمذی نے بھی اپنی جامع میں اسی مسلک کو اصح قرار دیا ہے اور صاحبِ مرعاة المفاتیح کے نزدیک بھی یہی مذہب راجح ہے، ملاحظہ ہو: المرعاة: ۲/ ۲۰۴

(۲) اصلاً تو ایک ہی اذان کا جواب دینا ہے لیکن عموم حدیث "إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول" کے پیش نظر کوئی متعدد اذانوں کا جواب دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

(۳) محولہ آیت کے جواب میں اللهم حاسبنی پڑھنے کا ثبوت مجھے نہیں مل سکا۔ البتہ بعض روایات میں ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے بعض نمازوں میں اس دعا کو پڑھا ہے لیکن محل کا تعین نہیں کہ سورۂ غاشیہ کے اختتام پر پڑھا ہو۔

(۴) حدیث میں مطلق نمازی کے آگے سے گزرنے سے منع آیا ہے، حدبندی کی تصریح نہیں۔ البتہ ابوداؤد کی ایک روایت میں "قذفة بحجر" کے لفظ ہیں یعنی "پتھر پھینکنے کے بقدر آگے سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزر جانے میں کوئی حرج نہیں" لیکن اس کا مرفوع ہونا مشکوک ہے۔ علامہ البانی نے اس کو ضعیف سنن ابی داؤد (رقم ۱۳۷) میں ذکر کیا ہے۔ البتہ موقوفاً ابن عباس ؓ سے بسند صحیح ثابت ہے (مشکوۃ المصابیح مع حاشیۃ علامہ الالبانی ۱/ ۲۴۵)

(۵) صحیح بخاری کے باب سنة الجلوس في التشهد کے تحت ابو حمید الساعدی کی روایت میں الفاظ ہیں واذا جلس في الركعة الاخرة جس سے امام شافعیؒ کا استدلال ہے کہ صبح کی نماز کے تشہد میں تشہدِ اخیر کی طرح بیٹھنا چاہئے۔

(۶) صبح کی نماز کی قضاء کی صورت میں سنتیں بھی ساتھ پڑھنی چاہئیں۔ نبی ﷺ نے حضر و سفر میں ان کو ترک نہیں کیا (احکام رکعتی الفجر)...... مغرب کی سنتیں پڑھنے کا بھی جواز ہے (ترمذی ص ۲۷)

☆ سوال : مسجد کی دکان کا کرایہ...... مخصوص صورتحال میں لیا جائے یا نہیں ؟

ایک جامع مسجد کے کرائے دار کا انتظامیہ سے دوکان خالی کرانے کا تحریری معاہدہ ہوا جس کے مطابق کرائے دار نے ۳۱ جولائی ۱۹۹۸ء کو دوکان خالی کرنے کا وعدہ کیا تھا...... لیکن ان دنوں اس نے انتظامیہ سے رابطہ کر کے اپنی طرف سے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اگر اسے مسجد کی مجلس منتظمہ مزید دس سال کے لیے دکان میں بطور کرائے دار رہنے دے تو وہ!

i) مسجد کو ایک لاکھ روپیہ بطور عطیہ دے گا۔

ii) موجودہ کرایہ وہ مزید تین سال تک ادا کرے گا اور اس کے بعد قانون کے مطابق ہر تین برس کے بعد کرائے میں ۲۵٪ اضافہ کرتا رہے گا۔

iii) یہ معاہدہ دس سال کے بعد ختم ہو جائے گا اور وہ دکان کا قبضہ جامع مسجد کی مجلس شوریٰ کے حوالے کر دے گا۔

iv) نئے کرائے نامے میں مذکورہ بالا ایک لاکھ روپے کی رقم کا کوئی تذکرہ نہیں ہوگا۔ اس رقم کی وصولی پر مسجد کی طرف سے "عطیہ" کی رسید جاری کی جائے گی جس کا کرائے وغیرہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

جواب طلب امر یہ ہے کہ ان حالات میں ایک لاکھ روپیہ مسجد کے لیے وصول کرنا جائز ہے ؟ کیا اس سے کرائے دار کی مجبوری سے ناروا طور پر مالی فائدہ حاصل کرنے کا پہلو تو نہیں نکلتا ؟ کیا ان حالات میں دی جانے والی رقم سے ثواب کا پہلو تو مجروح نہیں ہوتا ؟

الجواب بعون الوهاب : موجودہ صورت میں معاملہ طے کرنا درست نہیں کیونکہ کرائے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ